کی بھی یہی حجت ہوتی تھی کہ یہ ہمارے آباء واجداد اور اسلاف کی مصدقہ باتیں ہیں۔ اسی طرح ہر مقلد، حق کی مخالفت میں یہی رویہ اختیار کرتا ہے۔ یہ کفار کی وراثت ہے جو قیامت تک حق کے مخالفین اختیار کرتے رہیں گے۔'' [1]

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ:

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ سورۂ شوریٰ کی آیت ﴿إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ﴾ کی صحیح تفسیر بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ''قربیٰ'' سے مراد قریش کے قبائل سے آپ کی رشتہ داری ہے، جیسا کہ صحیح بخاری میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ اس کے بعد مزید وضاحت کرتے ہوئے اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''ہم انکار نہیں کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت سے حسن سلوک کی وصیت فرمائی ہے اور ان کی عزت واحترام کا حکم دیا ہے کیونکہ وہ روئے زمین پر سب سے معظم خاندان کی پاک نسل ہیں۔ فخر اور حسب ونسب میں ان کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا، خصوصاً جبکہ وہ متبع سنت ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشن اور واضح شریعت کے پیروکار ہوں، جیسا کہ ان سے سلف مثلاً حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور ان کے اہل بیت اور ان کی نسل کے لوگ تھے، رضی اللہ عنہم اجمعین۔''

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اہل بیت کے شان ومرتبہ اور تعظیم کے بارے میں حضرت ابوبکر کے دو اثر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کا ایک اثر بیان کرنے کے بعد فرمایا ہے:

''ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ اس کا عقیدہ شیخین رضی اللہ عنہما جیسا ہو، یہی وجہ ہے کہ وہ انبیاء اور مرسلین کے بعد افضل ترین مومن تھے۔ اللہ ان سے اور سب صحابہ سے راضی ہو۔'' [2]

---

[1] مختصر الصواعق المرسلة: ١/ ٩٠.

[2] تفسير ابن كثير ٤/ ١٤٣، ١٤٤، سورة الشورى، آيت: ٢٣.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے "فتح الباری" میں ایک حدیث کے بارے میں فرمایا، جس کی سند یوں ہے:

((عَلِیُّ بْنُ حُسَیْنٍ عَنْ حُسَیْن بْنِ عَلِیٍّ عَنْ عَلِی بْنِ أَبِی طَالِبٍ رضی اللہ عنہم))[1]

''باپ دادا سے روایت بیان کرنے والوں میں یہ سند صحیح ترین اور سب سے بلند مرتبہ ہے۔''

شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ:

شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کی اولاد چھ بیٹے اور ایک بیٹی تھی، جن کے نام یہ ہیں: عبداللہ، علی حسن، حسین، ابراہیم، عبدالعزیز اور فاطمہ۔ یہ سب نام، سوائے عبدالعزیز کے اہل بیت کے نام ہیں۔ عبداللہ اور ابراہیم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے تھے۔ باقی علی، فاطمہ، حسن اور حسین آپ کے داماد، بیٹی اور نواسوں کے نام ہیں...... رضی اللہ عنہم۔

شیخ محمد عبدالوہاب کا اپنے بچوں کے لیے ان ناموں کا انتخاب کرنا ان کی اہل بیت سے محبت اور عقیدت کا مظہر ہے۔ پھر اسی پر بس نہیں بلکہ یہ نام ان کے پوتوں اور نواسوں میں بار بار آتے ہیں۔

اس فصل کے اختتام پر یہ بتا دینا بھی مناسب سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بحمد اللہ کئی بیٹے بیٹیاں عطا فرمائے ہیں میں نے ان کے نام علی، حسن حسین، فاطمہ اور سات امہات المومنین کے اسمائے گرامی پر رکھے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہے کہ اس نے میرے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام اور اہل بیت کی محبت بھر دی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نعمت کو قائم و دائم رکھے اور میرے دل

[1] فتح الباری: ۱۱/۳